ڈراما

ڈراما بنیادی طور پر اسٹیج کا فن ہے جس میں ایک پلاٹ اور قصہ ہوتا ہے جو کرداروں، مکالموں اور اداکاری کے ذریعہ ناظرین کے روبرو عملی طور پیش کیا جاتا ہے۔ڈراما لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ اسے کر کے دکھایا جائے۔ڈرامے کی روایت قدیم ہے۔یہ ایک مقبول صنف ہے۔ڈراما میں ہم جیتے جاگتے کرداروں کو عمل کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ڈراما نگار انھیں جس طرح پیش کرتا ہے ہم انھیں اسی طرح قبول کرتے ہیں۔یعنی ناظرین سے اس کا سیدھا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔اسٹیج ڈراموں نے اب کافی ترقی کر لی ہے۔اسٹیج ڈرامے کے علاوہ نکڑ ناٹک، ریڈیو ڈراما اور ٹیلی ویژن ڈرامے کی بھی ایک مستحکم روایت بن چکی ہے۔

''ڈراما'' بانسری والا

ڈراما ''بانسری والا'' جرمن کہانی ہے۔جس کا ترجمہ اردو زبان میں کیا گیا ہے۔کہانی کچھ اس طرح ہے۔

جرمنی کے ایک شہر ہملن میں میئر کے کمرے میں چند آدمی پریشان حالت میں بیٹھے تھے کیونکہ چوہوں نے ان کا جینا دوبھر کیا تھا۔ چوہے نہ صرف کھانے پینے کی چیزیں کھایا کرتے تھے بلکہ ان کے کپڑوں کو بھی نقصان پہنچایا کرتے تھے۔یہاں تک کہ پالنے میں سوئے ہوئے بچوں کو بھی کاٹتے تھے۔چوہوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے لوگ کچھ بھی کرنے کو تیار تھے۔اسی دوران ایک بانسری والے کی میٹھی دھن سُنائی دیتی ہے۔قریب پہنچ کر وہ میئر سے کہنے لگا۔سنا ہے کہ ہملن میں لوگ چوہوں کی وجہ سے تنگ آ گئے ہیں۔میں تم لوگوں کو چوہوں سے نجات دلا سکتا ہوں مگر تم لوگوں کو مجھے ایک ہزار گلڈر دینے پڑینگے۔سب لوگ اس کی شرط پر راضی ہو گئے۔

بانسری والے نے ایک دلکش راگ چھیڑ دی۔آواز سنتے ہی چوہے مکانوں سے نکلنے لگے اور بانسری والے کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔بانسری والے نے چوہوں کو ندی کی طرف لیا اور اس طرح چوہے ندی میں ڈوب گئے۔یہ نظارہ دیکھ کر لوگ خوشی سے جھوم اُٹھے اور میئر زندہ باد کے نعرے دینے لگے۔اب بانسری والا اپنی شرط کے مطابق میئر کے پاس ایک ہزار گلڈر لینے کے لئے گئے مگر یہاں میئر اپنے وعدے سے مُکر گیا اور ایک ہزار گلڈر کے بجائے پچاس گلڈر دینے لگا۔بانسری والے نے پچاس گلڈر لینے سے انکار کیا اور میئر کو کہا کہ اگر آپ اپنے کئے ہوئے وعدے کو پورا نہیں کرینگے تو آپ کو چوہوں سے بھی سخت

تکلیف اٹھانی پڑے گی مگر پھر بھی میئر نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا۔

بانسری والا وہاں سے میٹھی دُھن بجاتے بجاتے چل پڑا اور شہر کے تمام بچے اس کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ یہاں تک کہ بانسری والے نے انہیں پہاڑ پر لے کر غار میں بند کر دیا۔

اس کہانی سے یہی نتیجہ نکلا کہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرنی چاہیئے۔

مشق

	الفاظ	معنی	جملے
۱۔	ترکیب	طریقہ	اُلجھے ہوئے مسئلے کو سلجھانے کے لئے کوئی ترکیب سوچنی پڑے گی۔
۲۔	مصیبت	پریشانی	کسی کی مصیبت پر خوش ہونا نادانی ہے۔
۳۔	دلکش	دل کو کھینچنے والا	جھیل ڈل کا دلکش نظارہ سیاحوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔
۴۔	قبول	ماننا	دعوت قبول کرنا سنت ہے۔
۵۔	عنایت کرنا	دینا	انسان کو خدا نے اَن گنت نعمتیں عنایت کی ہیں۔
۶۔	غار	کھوہ	شیر غار کے اندر سویا پڑا ہے۔

جوابات:۔

سوالنمبر ۱۔ لوگ چوہوں کی شرارت کی وجہ سے اس لئے تنگ آ گئے تھے کیونکہ چوہوں نے لوگوں کا جینا حرام کیا تھا۔ چوہے نہ صرف ان کے کھانے پینے کی چیزوں کا نقصان کرتے تھے بلکہ کپڑے بھی کاٹ لیا کرتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ پالنے میں سوئے ہوئے بچوں کو بھی زخمی کرتے تھے۔

سوالنمبر ۲۔ چوہوں کو بھگانے کیلئے بانسری والے کی مدد لی گئی۔ بانسری والے نے ایک ایسی دُھن چھیڑنے کا وعدہ کیا جس کو سُن کر وہ چوہوں کو شہر سے دور بھگانے میں کامیاب ہو جائے گا۔

سوالنمبر ۳۔ بانسری والے نے چوہوں کو بھگانے کے لئے ایک ہزار گلڈر کی مانگ کی۔

سوالنمبر ۴۔ وعدہ پورا نہ ہونے پر بانسری والے نے پھر سے ایک سریلی دھن بجائی جس کو سن کر شہر کے سبھی بچّے اس کے پیچھے چل پڑے اور بانسری والے نے انہیں پہاڑ کے غار میں بند کر دیا۔

مرکزی خیال۔

ڈراما ''بانسری والا'' کا مرکزی خیال یہی ہے کہ ہمیں ہمیشہ اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کرنا چاہیے اور کبھی بھی وعدہ خلافی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ وعدہ خلافی کا انجام ہمیشہ بُرا ہوتا ہے۔

مضمون ریڈ کراس سوسائٹی

ریڈ کراس سوسائٹی ایک عالمی تنظیم ہے جو انسانی ہمدردی اور خدمت کا سب سے بڑا عوامی مورچہ ہے۔ ریڈ کراس یعنی جوڑ کا لال نشان ڈاکٹروں کے لئے بھی اسی لئے مخصوص کیا گیا ہے کیونکہ وہ بھی انسانی خدمت کے لئے ہر وقت پیش پیش رہتے ہیں۔ ریڈ کراس سوسائٹی کس طرح وجود میں آئی، اس کے بانی کون تھے آیئے اس کے بارے میں اس مضمون کے ذریعے چند معلومات حاصل کریں۔

سو سال پہلے کی بات ہے کہ اٹلی کے شہر سلفرینو پر آسٹریا کی طاقتور فوج کا قبضہ تھا۔ فرانس نے آسٹریا کی فوج پر حملہ کر دیا۔ بڑی خون ریز لڑائی ہوئی اور اس لڑائی میں کئی ہزار سپاہی زخمی ہو گئے۔ میدان جنگ میں لاشیں خون میں لت پت پڑی تھی۔ خدا کی رحمت سے بارش کا ایسا زوردار طوفان آیا کہ دونوں جنگ بند کرنے پر مجبور ہو گئے۔ فرانس کے ایک بنک کا عہدے دور جین ہنری ڈونان بھی اُنھی دنوں سلفرینو میں موجود تھا۔ اسے الجزائر میں اپنے کیمپوں کے لئے پانی کا انتظام کرانا تھا اسی لئے وہ فرانس کے شہنشاہ نپولین سے ملنے سلفرینو گیا لیکن جب اس نے وہاں پر جنگ سے ہوئی تباہ کاری کو دیکھا تو وہ اپنا کام بھول گیا۔ لاشوں اور زخمی سپاہیوں کو دیکھ کر وہ خون کے آنسوں رویا اور اس کا دل دہل گیا۔ ہمدردی اور محبت کے جذبے کے تحت اُسے ایسی سوسائٹی قائم کرنے کا خیال آیا جو کسی مصیبت یا جنگ کے وقت ان زخمی سپاہیوں کی مدد کر سکے۔ لڑائی ختم ہوگئی لیکن ڈونان جنگ سے ہوئی تباہی کو نہیں بھول سکا۔ 1861 میں اس نے ''سلفرینو کی یاد میں'' نامی ایک کتابچہ تیار کیا اور اس کی کئی کاپیاں چھپوا کر یورپ میں تقسیم کروا دیں۔ جنگ کے بھیانک نتائج کو پڑھ کر لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور انھوں نے بھی ایک ایسی سوسائٹی کی ضرورت محسوس کی جو منظّم طریقے سے ان زخمی سپاہیوں کی مدد کر سکے۔ ڈونان نے اپنے ساتھیوں سے مل کر جنیوا میں ایک کانفرنس بلائی اور لوگوں کو بھی اس کانفرنس میں شامل ہونے کی دعوت دی اور اپنے مشن کو پورا کرنے لئے ان سے مدد مانگی۔ لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے اس نے دنیا بھر میں خطوط بھیجے۔

اکتوبر 1863 میں سترہ ملکوں کے نمائندوں کے ساتھ ایک کانفرنس ہوئی جس میں سوسائٹی کے مقاصد پر باضابطہ غور کیا گیا۔ آخر کار ڈونان کی محنت رنگ لائی اور جنیوا کی دوسری میٹنگ میں ایک تجویز منظور ہوئی اور عالمی قانون بنایا گیا جس کی پابندی آج تک کی جا رہی ہے۔ اس طرح ڈونان کی انتھک کوششوں سے ریڈ کراس سوسائٹی وجود میں آئی۔ 1864 ریڈ کراس کے افراد کے لئے جوڑ کا یہ نشان مخصوص ہو گیا۔

ریڈ کراس سوسائٹی کو قائم کرنے کے لئے ڈونان نے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا۔ لیکن ریڈ کراس سوسائٹی نے

اسے کچھ عرصے کے لئے نظر انداز کر دیا اور وہ نامعلوم جگہ پر چلا گیا۔ پندرہ سال کے بعد روم میں سوسائٹی کا سالانہ اجلاس ہوا جس میں سوسائٹی کے افراد کو یہ محسوس ہوا کہ ڈونان کو اپنے کارنامے کے باعث قابلِ عزّت جگہ دی جانی چاہیے اور اسے نوبل پرائز سے نوازا گیا۔ آخر کار 1910 میں ڈونان اس دنیا سے چل بسے۔

ریڈ کراس سوسائٹی دنیا کے ہر ملک میں قائم ہے۔ ناگہانی آفات ہو یا سیلاب ہو، قحط ہو یا اور کوئی مصیبت ہو ریڈ کراس سوسائٹی انسانی خدمت کا ایک اعلیٰ ترین نمونہ پیش کرتی ہے۔

	الفاظ	معنی	جملے
۱۔	مخصوص	خاص	اسکول کے سالانہ جلسے میں کچھ مخصوص لوگوں نے شرکت کی۔
۲۔	خوں ریز	خوں بہانے والا	اٹلی اور فرانس کی خوں ریز لڑائی میں کئی قیمتی جانیں ضائع ہوگیں۔
۳۔	اٹا پڑا	بھرا پڑا	میدانِ جنگ زخمی سپاہیوں سے اٹا پڑا تھا۔
۴۔	معقول	مناسب	ہمارے علاقے میں بجلی کا معقول بندوبست کیا گیا ہے۔
۵۔	رحمتِ خداوندی	خدا کی رحمت	رحمتِ خداوندی سے ہمیں کبھی بھی ناامید نہیں ہونا چاہیے۔
۶۔	تباہ کاری	تباہی	جنگ سے تباہ کاری کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
۷۔	خاک وخون	مٹّی اور خون	پولیس کو خاک وخون میں لت پت ایک لاش ملی۔
۹۔	آب پاشی	سنچائی	آب پاشی کے بغیر فصل کا اُگنا ناممکن ہے۔
۱۰۔	واسطہ دینا	دُہائی دینا	خدا کے بغیر کسی اور کا واسطہ دینا جائز نہیں۔
۱۱۔	خبر گیری	دیکھ ریکھ	ندیم دوست کی خبر گیری کے لئے اس کے گھر گیا۔
۱۲۔	نیم مُردہ	اَدھ مرا	زخمی کو نیم مُردہ حالت میں اسپتال میں داخل کیا گیا۔
۱۳۔	ابتدائی طبّی امداد	مرہم پٹی	چوٹ لگنے پر احمد کو ابتدائی طبّی امداد دی گئی۔
۱۴۔	کتابچہ	مختصر کتاب	احمد نے کتابچہ طاق پر رکھ دیا۔
۱۵۔	نتائج	نتیجہ کی جمع	اچھے کاموں کے نتائج ہمیشہ اچھے ہی ہوتے ہیں۔
۱۶۔	باشعور	عقل والا	باشعور انسان ہر فیصلہ سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔
۱۷۔	تنظیم	ادارہ	ریڈ کراس سوسائٹی ایک عالمی تنظیم ہے۔
۱۸۔	منظّم	سلسلے سے	ہمیں ہر کام منظّم طریقے سے کرنا چاہیے۔

۱۹۔ مقاصد	مقصد کی جمع	خدا ہر ایک کو اپنے نیک مقاصد میں کامیاب کرے۔
۲۰۔ معلّم	استاد	سر سیّد احمد خان ایک بلند پایہ کے معلم تھے۔
۲۱۔ تباہ کن	تباہ کرنے والا	جنگ کسی بھی قوم کے لئے ہر لحاظ سے تباہ کن ثابت ہوتی ہے۔
۲۲۔ موصول	ملنا	مجھے اپنے دوست کا خط بہت دیر سے موصول ہوا۔
۲۳۔ صحت یاب	بیماری سے اچھا ہونا	ندیم کے والد کافی علالت کے بعد صحت یاب ہوئے۔

جوابات:

سوال نمبر ۱۔ ہنری ڈونان نپولین سے ملنے سلفر ینو اس لئے گیا کیونکہ اُسے الجزائر میں اپنے کیمپوں کے لئے پانی کا مناسب بندوبست کرانا تھا۔ اس کے علاوہ وہ نپولین سے مِل کر خاص سہولیات حاصل کرنا چاہتا تھا۔

سوال نمبر ۲۔ جب ڈونان فرنس کے شہنشاہ نپولین سے ملنے سلفر ینو گیا تو وہاں اس نے جنگ کی تباہ کاری کا ایسا منظر دیکھا کہ اس کا دل دہل گیا۔ ہزاروں سپاہیوں کو خاک وخون میں لت پت دیکھ کر اس کا دل رو پڑا۔ اسلئے ہمدردی اور محبت کے جذبے کے تحت اس نے ریڈ کراس سوسائٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔

سوال نمبر ۳۔ ریڈ کراس سوسائٹی ایک عالمی تنظیم ہے۔ یہ سوسائٹی بین الاقوامی سطح پر دنیا کے ہر ملک میں اپنی خدمات پیش رکھتی ہیں۔ قدرتی آفات ہو یا قحط ہو، سیلاب ہو یا جنگ وجدل ہو یا کوئی اور مصیبت ہو ریڈ کراس سوسائٹی ہر وقت انسانی خدمت کا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کرتی ہے۔

سوال نمبر ۴۔ ڈونان کو نوبل پرائز دیا گیا۔ یہ انعام انہیں اس لئے دیا گیا کیونکہ وہ ریڈ کراس سوسائٹی کے بانی تھے۔ انہوں نے اپنے ذاتی مفاد کی پرواکئے بغیر اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا اور ریڈ کراس سوسائٹی قائم کی۔

مرکزی خیال۔

مضمون ''ریڈ کراس سوسائٹی'' کا مرکزی خیال یہ ہے کہ وہی لوگ حقیقی معنوں میں قابل قدر اور عزّت کے مستحق ہوتے ہیں جو اپنی زندگی میں ہر وقت کسی ذاتی مفاد کے بغیر دل وجان سے لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اگر انسان محنت اور لگن سے کام کرے تو وہ ناممکن کو بھی ممکن بنا سکتا ہے۔

واحد	جمع	واحد	جمع

۱۔	معلوم	معلومات	۲۔	ملک	ممالک
۳۔	نتیجہ	نتائج	۴۔	فرد	افراد
۵۔	مقصد	مقاصد	۶۔	نقصان	نقصانات
۷۔	خط	خطوط	۸۔	خدمت	خدمات
۹۔	آفت	آفات			

	الفاظ	ضد
۱۔	دُکھ	سکھ
۲۔	زندگی	موت
۳۔	جنگ	امن
۴۔	مردہ	زندہ
۵۔	مخالف	معاون
۶۔	خوشی	غم

کہانی ''سند باد جہازی کا ایک سفر''

''سند باد جہازی کا ایک سفر'' عربی کہانی ہے۔جس کا ترجمہ اردو زبان میں کیا گیا ہے۔کہانی کچھ اس طرح ہے۔
بہت پہلے کی بات ہے کہ بغداد میں ایک لکڑ ہارا رہتا تھا۔وہ روز لکڑیاں بیچتا تھا اور اپنا پیٹ پالتا تھا۔ایک دن وہ لکڑیوں کا گھٹا لے کر بازار میں اسے بیچنے گیا۔گرمی بہت تھی اور وہ کچھ دیر آرام کرنے کے لئے دیواد کے سائے میں بیٹھ گیا۔ابھی وہ بیٹھا ہی تھا کہ اسے ایک عمارت سے ناچ گانے کی سُریلی آواز سنائی دی۔اس نے اپنا سر اُٹھایا اور بلند عمارت کی طرف دیکھ کر خدا سے شکایت

کرنے لگا۔اے خدا! یہ کہاں کا انصاف ہے میں دن بھر خون پسینہ ایک کرتا ہوں پھر بھی مجھے اپنا پیٹ بھرنے کے لئے ایک روٹی تک نصیب نہیں ہوتی اور یہ امیر ہے کہ دن بھر آرام کرتا ہے اور عیش وعشرت کی زندگی بسر کرتا ہے۔سند باد کی یہ ساری باتیں محل کے مالک نے سن لی اس نے اپنے ایک نوکر کو باہر بھیجا اور سند باد کو محل کے اندر بلایا۔سند باد جب محل کے اندر داخل اس نے وہاں پر بہت سے لوگوں کو دیکھا جن کے سامنے ایک دسترخواں بچھا ہوا تھا جس پر طرح طرح کے لذیذ پکوان رکھے ہوئے تھے۔سند باد نے لکڑہارے کو اپنے پاس بٹھایا اور اسے بھی لذیذ کھانے کھلائے۔جب سب لوگ کھانا کھا کے رخصت ہوئے تو سند باد نے لکڑہارے سے کہا: سنو! میں تمہیں بتاتا ہوں اتنی ساری دولت مجھے کس طرح حاصل ہوئی۔

بچپن سے ہی مجھے دنیا کی سیر کرنے اور تجارت کرنے کا شوق تھا۔جب میں بڑا ہوا تو میں نے بہت سامال خریدا اور دوسرے سوداگروں کے ہمراہ ایک جہاز پر سوار ہو گیا۔ہم نے سمندری سفر کے ذریعے اپنا مال جزیرہ جزیرہ جا کر فروخت کیا۔ ایک دن سیر کرنے کی غرض سے ہم ایسے جزیرے پر اترے جہاں بالکل بھی آبادی نہ تھی۔میں سبزہ پر لیٹ گیا اور میری آنکھ لگ گئی۔کافی دیر بعد جب میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ جہاز وہاں سے جا چکا تھا۔مجھے اس جزیرے پر ایک گنبد نظر آیا ۔اسی دوران ایک بڑا پرندہ آیا اور اس گنبد پر بیٹھ گیا۔میں نے اپنی پگڑی کھولی اور ہمت کر کے پگڑی سے خود کو اس کی ٹانگ سے باندھ لیا۔رات بھر وہ پرندہ ایسے ہی رہا اور صبح وہ بہت اونچا اُڑا اور ایک گھاٹی میں اترا۔گھاٹی میں اترتے ہی میں نے اپنے آپ کو کھول دیا۔گھاٹی بہت ہی گہری تھی اور چاروں طرف پہاڑوں سے گری تھی۔میں نے گھاٹی میں بہت سے جواہرات دیکھے۔لوگ پہاڑوں پر سے گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے گھاٹی میں پھینک رہے تھے اور جواہرات ان گوشت کے ٹکڑوں کے ساتھ چمٹ جاتے تھے۔پرندے ان گوشت کے ٹکڑوں کو کھا لیتے تھے اور جواہرات زمین پر پڑے رہتے تھے۔لوگ اس طرح بڑی مشکل سے یہ جواہرات حاصل کرتے تھے۔میں نے بھی بہت سے جواہرات اکٹھا کر کے گوشت کے بڑے ٹکڑے کو اپنی پیٹھ سے باندھ لیا اور لیٹ گیا۔ایک بڑا پرندہ مجھے پنجوں سے پکڑ کر لے اُڑا۔جب میں نیچے گرا۔لوگ میرے پاس آ کر مایوس ہو گئے۔میری کہانی سُن کر وہ حیران ہو کر رہ گئے۔اپنے ساتھ جہاز میں بٹھا کر اُنہوں نے مجھے وطن پہنچا دیا اور تب سے میں آرام سے زندگی بسر کرنے لگا۔اپنے سفر کا حال بیان کرنے کے بعد سند باد نے مجھے روپیوں سے بھری ہوئی تھیلی دے کر کہا کہ زندگی میں کچھ حاصل کرنے کے لئے محنت از حد ضروری ہے۔

سند باد جہازی کا ایک سفر

	الفاظ	معنی	جملے
۱۔	سیاحت	مختلف مقامات کی سیر کرنا	کشمیر میں ہر سال کئی غیر ملکی سیر و سیاحت کے لئے آتے ہیں۔
۲۔	جزیرہ	سمندر سے گھری ہوئی زمین	گرین لینڈ دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ ہے۔
۳۔	ساحل	دریا کا کنارہ	ساحل تک پہنچنے سے پہلے ہی کشتی دریا میں ڈوب گئی۔
۴۔	پناہ لینا	جان بچانا	جنگلی جانوروں سے بچنے کے لئے شکاری نے غار میں پناہ لی۔
۵۔	جان میں جان آنا	اطمینان ہونا	ماں کو دیکھ کر بچّے کی جان میں جان آئی۔
۶۔	راحت	آرام	بارش کی بوندیں برسنے کا ساتھ ہی ہمیں شدید گرمی سے راحت ملی۔
۷۔	تدبیر	ترکیب	آپ کی بتائی ہوئی تدبیر پر عمل کر کے میرا بہت استفادہ ہوا۔

جوابات:

سوال نمبر۱۔ لکڑ ہارے نے خدا سے کہا: اے خدا! یہ کہا کا انصاف ہے؟ میں صبح سے شام تک خون پسینہ ایک کرتا ہوں لیکن پھر بھی مجھے اپنے پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے ایک روٹی تک نصیب نہیں ہوتی اور یہ امیر ہے کہ دن بھر آرام کرتا ہے اور روزانہ اپنے عیش عشرت کے لئے ہزاروں روپے خرچ کرتا ہے۔

سوال نمبر۲۔ لکڑ ہارا جب سند باد کے محل میں داخل ہوا تو اس نے وہاں ایک دسترخواں بچھا ہوا دیکھا اور وہاں بہت سے لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے جن کے سامنے طرح طرح کے لذیذ پکوان رکھے ہوئے تھے۔

سوال نمبر۳۔ سند باد سوداگروں کے ساتھ سفر کرتے کرتے ایک ایسے جزیرے پر پہنچا جہاں بالکل بھی آبادی نہ تھی چاروں طرف جنگل اور سبزہ سبزہ نظر آرہا تھا۔ دوسرے سوداگروں کے ہمراہ وہ بھی اس جزیرے پر سیر کرنے کی غرض سے اترا اور سبزہ پر لیٹ گیا۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے سند باد کو نیند آگئی۔ کافی دیر بعد جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ جہاز وہاں سے جا چکا تھا۔ اس طرح وہ جزیرے پر اکیلا رہ گیا۔

سوال نمبر۴۔ لوگ گھاٹی میں پہاڑوں پر سے گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے پھینکتے تھے۔ گوشت کے ان ٹکڑوں کے ساتھ

گھاٹی میں پڑے ہوئے جواہرات چمٹ جاتے تھے۔ پرندے گوشت کے ٹکڑوں کو اُٹھا کر لے جاتے تھے اور پھر جب یہ گوشت کے ٹکڑے پرندے زمین پر گراتے تھے تو لوگ ان سے چپٹے ہوئے جواہرات حاصل کرتے تھے۔

سوال نمبر ۵۔ رخصت ہوتے وقت سندباد نے لکڑ ہارے کو روپیوں سے بھری ہوئی ایک تھیلی دی اور کہا۔ ''محنت کے بغیر انسان کو راحت نصیب نہیں ہوتی۔

مرکزی خیال۔

کہانی ''سندباد جہازی کا ایک سفر'' کا مرکزی خیال یہ ہے کہ ہمیں کبھی بھی رحمت خداوندی سے ناامید نہیں ہونا چاہیے اور ہمیشہ محنت اور لگن سے اپنا کام کرنا چاہیے کیونکہ محنت اور لگن سے کام کرنے والا انسان ہی زندگی میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔

	محاورات	معنی	جملے
۱۔	آنکھ لگنا	نیند آنا	درخت کی چھاؤں میں بیٹھتے ہی لکڑ ہارے کی آنکھ لگ گئی۔
۲۔	جان میں جان آنا	مصیبت کے بعد اطمینان ہونا	اپنے والد کو صحیح سلامت دیکھ کر راشد کی جان میں جان آئی۔

نظم

''چھٹّی کا دن''

خلاصہ

نظم '' چھٹّی کا دن'' حامد حسن قادری نے لکھی ہے۔اس نظم کے ذریعے شاعر نے بچّوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ جسمانی طور صحت مند انسان ہی ذہنی طور صحت مند ثابت ہوسکتا ہے۔جس کے لئے کھیل کھیلنا بہت ہی ضروری ہے۔شاعر نے مختلف تشبیہات کا استعمال کر کے پڑھائی کے ساتھ ساتھ کھیل کی اہمیت اور افادیت کو ظاہر کیا ہے۔

شاعر بچّوں سے مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں۔ پیارے بچّو ! چھٹی کے دن کا بھرپور فائدہ اُٹھاؤ۔جس قدر جی چاہے اس قدر کھیلو کیونکہ کھیل کھیلنے سے ذہن تیز ہو جاتا ہے۔پیڑ پودوں کی نشو ونما کے لئے جس طرح پانی کی ضرورت ہوتی ہے ٹھیک اسی طرح پڑھائی کے ساتھ ساتھ کھیلنا بھی ضروری ہے۔گاڑی کا انجن جس طرح بھاپ سے چلتا ہے اسی طرح کھیل کود سے صحت قائم ودائم رہتی ہے۔سورج کی گرمی سے جس طرح اناج پختہ ہوتا ہے اسی طرح علم سے مزاج میں پختگی آتی ہے۔جس طرح پھولوں کے کھلنے کیلئے ہوا کی ضرورت پڑتی ہے بالکل اسی طرح کھیلوں میں حصہ لینے سے دل کو خوشی محسوس ہوتی ہے۔سُستی اور کاہلی دور ہو جاتی ہے اور جسم میں پھرتیلا پن آجاتا ہے۔ذہانت بڑھ جاتی ہے۔

علم حاصل کرنے سے معلوماتِ عامہ میں اضافہ ہوتا ہے۔روشن اور وسیع خیالات پیدا ہوتے ہیں۔جس طرح چراغ اپنے اردگرد کے ماحول کو اپنی روشنی سے منور کرتا ہے اسی طرح علم انسان کے دماغ کو روشن کرتا ہے۔جہالت اور گمراہی کا اندھیر دور ہو جاتا ہے۔بچوں کو چاہیئے کہ وہ علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ کھیلوں میں بھرپور حصہ لیں۔ان دونوں میں کسی ایک کے ساتھ بھی غفلت نہیں برتنی چاہیئے۔پڑھائی کے وقت دل لگا کر پڑھنا چاہیئے اور کھیل کے وقت جی بھر کے کھیلنا چاہیئے۔

	الفاظ	معنی	جملے
ا۔	دماغ روشن ہونا	عقل تیز ہونا	علم حاصل کرنے سے دماغ روشن ہو جاتا ہے۔
۲۔	پختہ	پکّا	جو انسان ارادے کا پختہ ہوتا ہے وہ مشکل سے مشکل کام کو بھی انجام دے سکتا ہے۔
۳۔	غافل	بے خبر	ہر انسان اپنی موت سے غافل ہے۔

جوابات:

سوال نمبرا۔ شاعر نے چھٹّی کے دن بچّوں کو خوب کھیلنے کا مشورہ دیا ہے کیونکہ کھیلنے سے چستی اور تازگی محسوس ہوتی ہے۔

سوال نمبر۲۔ کھیل ہمارے لئے اس لئے ضروری ہے کیونکہ کھیل کھیلنے سے ہمارا جسم چُست اور تندرست رہتا ہے اور ذہن بھی تیز ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر۳۔ علم حاصل کرنے سے ہماری ذہنی صلاحیت بڑھتی ہے۔ جہالت اور گمراہی کا اندھیرا دور ہو جاتا ہے۔ علم ہی کی بدولت ہم اچھّے اور بُرے میں فرق کرنا سیکھ جاتے ہیں۔

سوال نمبر۴۔ شاعر نے کھیل اور پڑھائی سے غافل نہ رہنے کو کہا ہے اور یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ کھیل کے وقت جی بھر کے کھیلنا چاہیے اور پڑھائی کے وقت دل لگا کر پڑھائی کرنی چاہیے۔

مرکزی خیال۔

نظم ''چھٹّی کا دن'' کا مرکزی خیال یہ ہے کہ علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ کھیلوں میں حصہ لینا بھی ضروری ہے کیونکہ کھیل کھیلنے سے خوب ورزش ہوتی ہے۔ جسم چُست رہتا ہے اور جسمانی نشو ونما بھی اچھّی طرح ہوتی ہے۔

پروفیسر محمد مجیبؔ

پروفیسر محمد مجیبؔ ۱۹۰۲ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے لندن چلے گئے۔ وہاں تاریخ میں بی۔ اے کیا اور فرانسیسی زبان سیکھی۔ برلن جا کر جرمن اور روسی زبانیں سیکھیں۔ ہندوستان واپسی کے بعد جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی میں تدریسی اور انتظامی امور سے وابستہ ہو گئے۔ ۱۹۴۸ء میں جامعہ کے وائس چانسلر بنائے گئے۔

محمد مجیب کا شمار اردو کے ممتاز نثر نگاروں میں ہوتا ہے۔ وہ مورخ، ڈراما نگار اور مترجم بھی تھے۔ انہوں نے آٹھ ڈرامے لکھے ہیں۔ پروفیسر مجیبؔ اپنی منصبی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا کام مسلسل کرتے رہے۔ انہوں نے دو سو سے زیادہ مضامین لکھے۔ اردو اور انگریزی میں ان کی تینتالیس کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

کہانی ''تھکا تھوڑی ہوا سے اُڑ جاتا ہے''

''تنکا تھوڑی ہوا سے اُڑ جاتا ہے'' ایک روسی کہانی ہے۔ جس کا ترجمہ اردو زبان میں کیا گیا ہے۔ کہانی کچھ اس طرح ہے۔

ایک عُقاب آسمان کی بلندیوں کو چھوتا ہوا صدیوں پرانے ایک ساگوان کے درخت پر بیٹھ گیا۔ وہاں سے اُسے پوری دنیا کا جو نظارہ دکھائی دے رہا تھا وہ اس کی خوبصورتی میں کھو سا گیا اور اُسے یہ محسوس ہونے لگا کہ ساری کائنات ایک تصویر کی مانند اُس کے سامنے رکھی گئی ہے۔ اُس نے آسمان کی طرف دیکھ کر خدا کا شُکر ادا کیا اور کہا۔ اے خدا! تو نے مجھے پرواز کی ایسی طاقت عطا کی ہے کہ اس جہاں میں ایسی کوئی بھی بلندی نہیں جہاں میری رسائی نہ ہو سکے۔ عُقاب کی آواز سنتے ہی پاس ہی سے ایک مکڑی بول اُٹھی: اے عُقاب! تو اپنی تعریف خود کیوں کرتے ہو؟ میں بھی تجھ سے کچھ کم نہیں۔ مکڑی کو دیکھ کر عُقاب حیران ہو گیا۔ اس نے مکڑی سے پوچھا: تو اس اونچی چوٹی تک کس طرح پہنچی؟ تیرے تو پَر بھی نہیں ہے جو اُڑ سکے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ تو یہاں رینگتی رینگتی آئی۔ مکڑی نے جواب دیا: نہیں، جب تو اُڑنے والا تھا تو اُسی وقت میں تیری دُم کے ساتھ چپک گئی۔ اس طرح میں تیری ہی مدد سے یہاں پہنچ گئی۔ تو اکیلا ہی سربلند نہیں، میں بھی تیرے برابر ٹھہری ہوں۔

مکڑی ابھی یہ کہہ ہی رہی تھی کہ تیز ہوا کا ایک جھونکا آیا اور اُسے پہاڑ کی بلند چوٹی سے نیچے زمین پر لے آیا اور عقاب اپنی ہی جگہ بیٹھا رہا۔

مصنف آخر میں فرماتے ہیں کہ دنیا میں کچھ لوگ مکڑی کے خصلت کے ہوتے ہیں اور کسی بڑی شخصیت سے چمٹ کر سماج میں اپنا مقام پیدا کر لیتے ہیں اور دوسروں کی مدد سے بنائے ہوئے مقام پر اتنا گھمنڈ کرنے لگتے ہیں گویا اپنی ذاتی قابلیت سے یہ مقام حاصل کر لیا ہے۔ وہ اس بات سے بے خبر ہیں کہ دنیا کی آزمائشوں میں شاید انہیں ناکامی ہو سکتی ہے۔

	الفاظ	معنی	جملے
ا۔	عُقاب	بلند پرواز پرندہ	عُقاب کو خدا نے بلند پروازی بخشی ہے۔
۲۔	پرواز	اڑان	خدا نے اپنی قدرت سے پرندوں کو پرواز کی طاقت عطا کی ہے۔
۳۔	رسائی	پہنچ	میں اس بات سے واقف ہوں کہ تمہاری رسائی بڑے بڑے منسٹروں تک ہے۔
۴۔	سر بہ فلک	بہت اونچا	ہمالیہ ایک سر بہ فلک پہاڑ ہے۔
۵۔	خصلت	عادت	انسان اپنی خصلت سے پہچانا جاتا ہے۔
۶۔	جوہر	خوبی	احمد نے اپنے جوہر کی وجہ سے امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کی۔

جوابات:

سوال نمبر۱۔ ساگوان کے درخت پر بیٹھ کر عُقاب نے سوچا کہ یہ دنیا ایک سرے سے دوسرے تک ایک تصویر کی مانند میرے سامنے رکھی ہے۔ جس میں کہیں دریا زوروشور سے بہہ رہے ہیں، کہیں جھیلیں آئینے کی مانند چمک رہی ہیں، کہیں پر پھولوں سے سجے پیڑ پودے اپنی خوبصورتی کی نمائش کررہے ہیں اور کہیں سمندر کی لہریں آپس میں ٹکرا کر جھاگ اُڑا رہیں اور اپنی طاقت کا اظہار کررہی ہیں۔

سوال نمبر۲۔ عُقاب نے آسمان کی طرف دیکھ کر خدا کا شُکر ادا کیا اور کہا۔ اے اخدا! تو نے مجھے پرواز کی ایسی طاقت عطا کی ہے کہ اس کائنات میں ایسی کوئی بلندی نہیں جہاں تک میری رسائی نہ ہو۔ میں قدرت کے خوبصورت نظاروں کا لطف ایسے مُقام پر بیٹھ کر اُٹھا سکتا ہوں، جہاں کسی اور کا گُذر ممکن نہیں۔

سوال نمبر۳۔ عُقاب کے اُڑتے وقت مکڑی اُس کے دم کے ساتھ چپک گئی اسطرح مکڑی عُقاب کی مدد سے پہاڑ کی بلندی تک پہنچ گئی۔

سوال نمبر۴۔ مکڑی کا انجام بہت ہی بُرا ہوا جب وہ پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھی تھی تو ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا جس کی تاب وہ نہ لا سکی اور وہ پہاڑ کی چوٹی سے نیچے زمین پر آ گری۔

سوال نمبر۵۔ کہانی ''تنکا تھوڑی ہوا سے اڑ جاتا ہے'' سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں کبھی بھی کسی کامیاب اور نامور شخصیت کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کر کے خود کو کامیاب اور نامور تصوّر نہیں کرنا چاہیے بلکہ اپنی ذاتی قابلیت پر ایک الگ مُقام اور پہچان حاصل کرنی چاہیے کیونکہ دوسروں کے بلبوتے پر حاصل ہونے والی کامیابی میں پائیداری نہیں ہوتی۔

مرکزی خیال:

کہانی ''تنکا تھوڑی ہوا سے اُڑ جاتا ہے'' کا مرکزی خیال یہ ہے کہ ہمیں کبھی کسی بھی چیز پر غرور نہیں کرنا چاہیے کیونکہ غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے اور غرور کرنے والے کو کسی بھی وقت ندامت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

	الفاظ	ضد
۱۔	خوبصورت	بدصورت
۲۔	پرانا	نیا
۳۔	طاقت	کمزوری
۴۔	نزدیک	دور

۵۔ بلندی پستی

	محاورات	معنی	جملے
ا۔	اپنے منہ میاں مٹھّو بننا	اپنی تعریف آپ کرنا	اپنے منہ میاں مٹھو بننا بیوقوفی ہے۔
۲۔	عقل پر پردہ ڈالنا	بے وقوف بنانا	میری عقل پر پردہ ڈالنے کی کوشش مت کرؤ۔
۳۔	تاب نہ لانا	برداشت نہ کرنا	کوہِ طور خدا کے جلوے کا تاب نہ لا کر جل اٹھا۔
۴۔	سینہ پھلانا	غرور سے چلنا	سینہ پھلا کر چلنا خدا کو ناپسند ہے۔